داڑھی مونڈنے والے نائی کے گھر کھانا، کھانا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2308

تاریخ اجراء: 15 جمادی الثانی 1445ھ/29 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نائی جو کہ داڑھی مونڈنے کا بھی کام کرتا ہوا یسے کے گھر کھانا پینا کیسا؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولا تو یہ یاد رکھیں کہ داڑھی مونڈنے کی اجرت ناجائز و حرام ہے، کیونکہ داڑھی مونڈنا مونڈانا یا کٹوا کر ایک مٹھی سے کم کرنا کروانا ناجائز و حرام ہے اور ناجائز و حرام کی اجرت لینا بھی ناجائز و حرام ہے۔

اور اس کے یہاں کھانے پینے کے حوالے سے حکم شرعی یہ ہے کہ:

اس کی ذریعہ آمدنی حرام پر بھی مشتمل ہے تو ایسے شخص کے یہاں کھانے پینے سے بچنا چاہیے البتہ اس کے یہاں کا کھانا یا پینا مطلقا حرام نہیں کیونکہ عمومی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اس کا حرام و حلال مال مخلوط (مکس) ہوتا ہے کہ وہ بالوں کی جائز کٹنگ بھی کرتا ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خاص مال حرام سے ضیافت کا انتظام کیا ہے، اور پھر جو خاص مال حرام ہے، تو اس سے خریدنے میں عموما عقد و نقد جمع نہیں ہوتے (یعنی خاص حرام مال دکھا کر کہا کہ اس کے بدلے فلاں چیز دو اور پھر وہی مال اسے دیا، عام طور پر ایسا نہیں ہوتا) اس لئے اس کے یہاں کھانا پینا جائز تو ہے، لیکن بچنا بہتر ہے اور خاص طور پر علماء و فقہاء یعنی دینی وجاہت والے افراد کو چاہئے کہ اس کے یہاں کھانے سے احتراز کریں تاکہ ایسے لوگوں کو عبرت ہو۔

داڑھی کے بال بالکل ہی مونڈ دینا یا کاٹ کر ایک مٹھی سے کم کرنا ناجائز ہے، چنانچہ فتح القدیر، بحر الرائق اور غنیۃ ذوی الاحکام میں ہے، واللفظ للآخر: ”أما الأخذ من اللحية وهي دون القبضة كما فعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد وأخذ كلها فعل مجوس الأعاجم واليهود والهنود وبعض أجناس الافرنج“ یعنی: جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا (کاٹنا) جس طرح بعض مغربی اور مخنث مرد کرتے ہیں

اس کو کسی نے بھی مباح نہیں قرار دیا اور پوری داڑھی مونڈا دینا مجوسیوں، یہودیوں، ھندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔(غنیۃ ذوی الاحکام، جلد01، صفحہ208، مطبوعہ: کراچی)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "فتاوی رضویہ" میں فرماتے ہیں: ”حرام فعل کی اُجرت میں جو کچھ لیا جائے وہ بھی حرام۔۔ناجائز کا ترک واجب اور اجرت اس پر لینا حرام۔“(ملخص از فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ187، مطبوعہ: رضافاونڈیشن، لاہور)

مزید فتاوی رضویہ میں ہے "جس کے یہاں حلال و حرام دونوں طرح کی آمدنی ہے اس کا کھانا حرام نہیں ہوتا جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ خاص کھانا حرام مال سے ہے۔ذخیرہ و فتاوی عالمگیریہ میں امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج24، ص502، رضافاونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net